سوال

کا منہج کیا ہے؟ 25)

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نہ: 8)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تبلیغی جماعت کا منہج کتاب وسنت اور سلف صالحین والا منہج نہیں ہے۔ جب معاملہ اسی طرح ہے تو ان کے ساتھ نکلنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ ہمارے اس منہج کی بنیاد سلف صالحین کے منہج کے مخالف ہے۔ اللہ کی راہ میں دین کی دعوت کا کام کرنے کے لیے ایک عالم نکلتا ہے اور جو اس علم کے ساتھ نکلیں
یٰ یہ کرتے ہیں کہ ان کی دعوت کتاب وسنت پر قائم ہے لیکن یہ صرف باتیں ہیں۔ وہ ایک عقیدہ پر بھی آپس میں جمع نہیں ہوتے۔ ان میں ماتریدی عقیدہ والے بھی ہیں۔ اسی طرح سے اشعری اور صوفی بھی شامل ہیں کہ جن کو کائی مذہب ہی نہیں ہے، کیونکہ ان کے دعوت کی بنیاد ہے کہ یکجا ہونا، لوگوں کو جمع کرنا،
ہم کہتے ہیں کہ ثقافت ہر ایک کی اپنی اپنی صحیح لیکن عقیدہ توحید پر سب کو جمع کرو۔ کیونکہ عقیدہ توحید ہی ایک ایسی چیز ہے کہ جس پر لوگ بغیر اختلاف کیے جمع ہوسکتے ہیں۔

ت والے اس زمانے کے صوفی ہیں' یہ صرف اخلاقیات کی دعوت دیتے ہیں۔ عوام کے عقیدے کی اصلاح نہیں کرتے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح سے لوگ منتشر ہوجائیں گے۔ اس لیے اس کو ساکن رہنے دیتے ہیں' حرکت نہیں دیتے۔ جناب سعد الحسین کا تبلیغی جماعت کے امام کے ساتھ کہ جو ہندوستا
ہم یہ جواب دیتے ہیں کہ اس طرح کی باتیں ہم بھی بہت زیادہ سنتے رہتے ہیں لیکن ہم تو ایسے بہت سارے لوگوں کو جانتے ہیں کہ جو ذاتی طور پر صوفی ذہن کے لوگ ہوتے ہیں۔ یہاں ایک شخص اس طرح کا موجود ہے کہ جو سنت میں سے کچھ بھی نہیں جانتا' اس کا عقیدہ بھی فاسد ہے' باطل طریقے سے لوگوں کے
کیا یہ لوگ کتاب اللہ اور سنت رسول اور سلف صالحین کے عقیدہ کی دعوت دیتے ہیں؟ کسی مذہب کے بارے میں عصبیت رکھے بغیر اور سنت کے اتباع کی دعوت دیتے ہیں جہاں بھی ہوں اور جس جماعت کے ساتھ ہوں؟

تبلیغی جماعت کا کوئی عمل منہج نہیں ہے بلکہ ان کا منہج وہی ہے کہ جس جگہ پہ یہ لوگ رہتے ہیں' وہیں کی چیز اپناتے ہیں۔ جیسا دیس ویسا بھیس۔

ذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

ایمان کے مسائل کا بیان وعدہ "وعید" تارک الصلاة کا حکم صفحہ: 115

محدث فتویٰ